فی

الفتاوی الحشمتیۃ

تصنیف

امام المناظرین فی الہند

شیربیشۂ اہل سنت خلیفہ اعلحضرت

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حشمت علی خان

قادری برکاتی رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۹ھ - 1901ء / ۱۳۸۰ھ - 1960ء

جلد اول

المکتبۃ الشاذلیۃ فی الباکستان

اردو علم کی شمع

ناصر الاسلام والمسلمین مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت خلیفۂ اعلیحضرت مناظر اعظم علی الاطلاق

حضرت علامہ حافظ قاری مفتی الحاج الشاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ

بفیضان کرم

افقہ الفقہا رئیس المحققین مظہر شیر بیشۂ سنت شیخ طریقت مشاہد ملت حضرت

علامہ مفتی الحاج الشاہ ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خان صاحب قبلہ حشمتی قدس سرہ العزیز

بسعی و کاوش

شہزادہ حضور مظہر اعلیحضرت شیخ طریقت حضرت علامہ محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی دامت برکاتہم

باھتمام : شہزادۂ شیر ہندوستان حضرت علامہ مولانا محمد سنابل رضا خان حشمتی جنرل سکریٹری آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

تقسیم کار :

العطایا الرضویۃ فی الفتاوی الحشمتیۃ

تصنیف

امام المناظرین فی الهند
شیربیشۂ اہل سنت خلیفہ أعلحضرت
حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حشمت علی خان
قادری برکاتی رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۱۹ھ - 1901ء / ۱۳۸۰ھ - 1960ء

جلد اول

شہزادگانِ اعلیٰحضرت کی نظر ــــ اور

مظہرِ اعلیٰحضرت

حضور حجۃ الاسلام علامہ شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرہ

مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں ایک نعمت حضرت مولینا حشمت علی خاں صاحب بھی ہیں

تاجدارِ اہلسنت حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ شاہ محمد مصطفی رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز

"جو کام ڈیڑھ سو مولوی حل کر نہ کر سکے وہ تنہا مولانا حشمت علیخاں صاحب نے کر دیا"

پیشکش: حضرت مولانا محمد شمائل رضا خاں حشمتی جنرل سکریٹری تنظیم کل ہند بریلوی

اکابرین ومعاصرین کی نظر اور مظہر اعلیٰحضرت

حضرت ملک العلماء

اور ــــ القابات حضور مظہر اعلیٰحضرت

حامیٔ دین وملت ــــ ماحیٔ وہابیت ــــ ناصر سنیت ــــ کاسر بدعت ــــ نمونۂ شدت حضرت عمر و اعلیٰحضرت ــــ مولٰینا مولوی ــــ ابوالفتح محمد حشمت علیخان قادری رضوی ــــ

ہندوستان کا ایک عظیم فقیہ

اور ــــ شیر بیشۂ اہلسنت کا فضل وکمال

کتاب قانون شریعت حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد صاحب قبلہ جونپوری علیہ الرحمہ

"اس شیر حق کی رحلت سے جو نقصان عظیم پہنچا اسکی تلافی ناممکن ہے ــــ دنیا شاہد ہے کہ آپ حق کہنے میں کسی سے ڈرے اور دبے نہیں، فضل وکمال کا یہ عالم کہ مذاہب اغیار تک کی کتابیں نوک زبان پر ــــ میدان بحث میں آپ کا بڑے سے بڑا زبان آور مخالف طفل دبستان" ــــ

غزالیٔ دوراں کا قلم

اور ــــ اعلیٰحضرت کا مظہر اتم

غزالیٔ دوراں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ والرضوان

"علم وعمل، زہد وتقویٰ، پختگیٔ مسلک غرض ہر اعتبار سے امام المناظرین (شیر بیشۂ سنت) کا وجود مقدس اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مظہر اتم تھا ــــ دنیائے اہلسنت میں اب کوئی ہستی ایسی نظر نہیں آتی جو آپکی کمی کو پورا کر سکے"

حضرت حافظ ملت علامہ الشاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان
اور ـــــــ حضور مظہر اعلیٰحضرت

حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، سرشکن نجدیت، سلطان المقررین، امام المناظرین، شہید ملت حضرت شیر بیشۂ اہلسنت الحاج مولانا الشاہ ابو الفتح محمد حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کی شخصیت دنیائے اسلام میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی شخصیت صرف آل انڈیا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی شان امتیاز رکھتی تھی جس نے گورستان وہابیت میں سناٹا کر دیا، گلستان دیوبندیت تاراج کر دیا، نجدی قلعوں میں زلزلہ ڈال دیا۔ بڑے بڑے سورماؤں کو آپ سے مقابلے کی تاب نہ تھی، نجد کے بڑے بڑے وفادار اور منظور نظر اس شیر سنت کے نام سے کانپتے اور لرزتے تھے، ہند کی شیخیت کا خواب دیکھنے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا

قصر نجدی ہلے جس کی للکار سے　　اس شہ شیر سنت پہ لاکھوں سلام

حضرت علامہ مفتی عماد الدین صاحب قبلہ قادری جمالی مفتی اعظم سنبھل
اور ـــــــ حضور شیر بیشۂ اہلسنت

"میرا دل و دماغ و عدل و انصاف یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے یہ وہی بندہ ہے جسکی بابت امام اہلسنت نے اپنی آخری وصیت میں جزماً فرمایا تھا کہ "اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کیلئے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا"

اہل سنت کا سہارا ہند میں بعد رضا
ہے ہمارا ہی پیا حشمت علیخاں قادری

از قطب رائچور حضرت سید چندہ حسینی صوفی اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان
خانقاہ شمسیہ اشرفیہ رائچور کرناٹک

حضرت حافظِ ملت علامہ الشاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان
اور ——— حضور مظہر اعلیٰحضرت

حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، سرشکن نجدیت، سلطان المقررین، امام المناظرین، شہید ملت حضرت شیر بیشۂ اہلسنت الحاج مولٰنا الشاہ ابوالفتح محمد حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کی شخصیت دنیائے اسلام میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی شخصیت صرف آل انڈیا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی شان امتیاز رکھتی تھی جس نے گورستان وہابیت میں سناٹا کردیا، گلستان دیوبندیت تاراج کردیا، نجدی قلعوں میں زلزلہ ڈال دیا۔ بڑے بڑے سورماؤں کو آپ سے مقابلے کی تاب نہ تھی، نجد کے بڑے بڑے وفادار اور منظور نظر اس شیر سنت کے نام سے کانپتے اور لرزتے تھے، ہند کی شیخیت کا خواب دیکھنے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا

قصرِ نجدی ہلے جس کی للکار سے　　اس شہِ شیرِ سنت پہ لاکھوں سلام

حضرت علامہ مفتی عماد الدین صاحب قبلہ قادری جمالی مفتی اعظم سنبھل
اور ——— حضور شیر بیشۂ اہلسنت

"میرا دل و دماغ و عدل و انصاف یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے یہ وہی بندہ ہے جسکی بابت امام اہلسنت نے اپنی آخری وصیت میں جزماً فرمایا تھا کہ "اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کیلئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا"

اہل سنت کا سہارا ہند میں بعد رضا
ہے ہمارا ہی پیا حشمت علیخاں قادری

از قطب رائچور حضرت سید چندہ حسینی صوفی اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان
خانقاہ شمسیہ اشرفیہ رائچور کرناٹک

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنّت ومفتیانِ دین وملت دامت ارشاداتہم وعمّت افاداتہم اس مسئلہ میں کہ اِس دورِ پُرفتن میں مخالفینِ اسلام خصوصًا ہندو وسکھ ودیگر اقوام آریہ وغیرہ جو کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ شروع کر دیں اور ان کے نام ونشانوں کو معاذ اللہ اپنے خیالِ باطل کی رو سے مٹانے کی اُمنگ میں مسلمانوں پر چڑھائی کر دیں۔ تو تمام فرقوں کو جو کہ مُسلمان ہونے کے مدّعی ہیں خواہ وہ وہابی ہوں یا دیوبندی، قادیانی ہوں یا رافضی، غرض کہ کوئی بھی ہوں اِن کو باہم مل کر ان کا مقابلہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔ اور غیر مسلم جو کہ خود اسلام کے مخالف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کسی بدمذہب وبددین مرتد وبے ایمان کسی فرقہ کے ساتھ خواہ وہ وہابی ہو یا دیوبندی یا کوئی ہو مقابلہ شروع کر دیں تو ہم غربائے اہل سنّت کو لازم وضروری ہے کہ ان کی مدد کرنے کیلئے ہم بھی اِن کفّار کے خلاف جنگ کریں اور ان وہابیوں دیوبندیوں کی حمایت کریں۔ اور اکٹھے مل کر غیر مسلموں کا مقابلہ کریں۔ خصوصًا جبکہ غیر مسلم ہر اس مدّعیٔ اِسلام کو مٹانا چاہتا ہے جو کہ اسلام کا دعویٰ کرے۔ تو اس صورت میں ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا اِن کی بیوی بچوں کو آگ میں جلتے ہوئے دیکھکر خود اُن سے علیٰحدہ رہیں اور الگ ہو کر مقابلہ کریں۔

دوم: وہ مُسلمان جن کے محلوں میں سکھ ہندو وغیرہ رہتے تھے ان مسلمانوں نے ان کو پناہ دی ان کے بچوں اور عورتوں کو بچایا ان کی عزّت کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جان تک قربان کر دی اور اپنے خرچ سے اِن کی خوراک بہم پہنچائی، ان کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حُکم ہے؟

سوم: الہسنت وجماعت کے چند گھر اگر ہندوؤں یا سکھوں کے محلے میں ہوں اور وہابی دیوبندی وغیرہم ان کو وہاں سے نکالنے کیلئے جائیں اور ان کو بحفاظت لے آنے کے متعلق کہیں تو ان اہلسنّت وجماعت کو شرعًا حق ہے یا نہیں کہ اِن کے ساتھ آجائیں، یا بالفرض انھیں لے آئیں اور اپنے محلہ میں بحفاظت رکھیں تو کیا ان کیلئے یہ لازم ہے یا نہیں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ مل کر کفار کا مقابلہ کریں؟ یا کیا؟ ——— جو کچھ حکم شریعت ہو وہ بیان فرمائیں۔ اِن سوالوں کا ہر طرح اور ہر پہلو سے جواب دیں تاکہ دوبارہ پوچھنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ بیّنوا توجروا۔

۲۵ جمادی الاخریٰ دوشنبہ ۶۶ھ

سائل عبد الحمید قادری رضوی وغلام نبی قادری رضوی۔ از امرتسر۔

الجـــــواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما　　وعلی ذویہ وصحبہ ابدا الدھور وکرما

جواب سوالِ اوّل: مسلمان کہلانے والوں میں جو فرقے کسی ضروری دینی مسئلے کے منکر ہیں وہ سب بحکم شریعتِ مطہرہ محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ مرتد ہیں۔ جیسے قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، بابی وبہائی، خاکساری اور قرآنِ عظیم کو ناقص ماننے والے رافضی اور مرتد حسن نظامی کے عقائدِ کفریہ کو ماننے والے حضراتِ صوفیہ صافیہ نفعنا اللہ تعالیٰ فی الدارین ببرکاتہم القدسیہ کے مقدس دامنوں کو اپنے الحاد وزندقہ واتحاد میں سانٹنے والے متصوفہ مبطلہ اور حدِ کفر تک پہنچ جانے والے مظلم لیگی وکانگریسی ـــ ان کے عقائدِ کفریہ کی اجمالی تفصیل اوران پر شرعی ردّ وطرد کی مختصر تکمیل فقیر کی املاءِ لکھوائی ہوئی کتاب مستطاب مسمّٰی بنام تاریخی تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنۃ میں ملاحظہ ہو۔

مرتدین احکامِ دنیا میں حربی کفار کی بد ترین قسم ہیں۔ اور ازانجاکہ یہ فرقے انکارِ ضروریاتِ دین کے ساتھ ساتھ کلمہ گو ومدّعیٔ اسلام بھی ہیں، اپنے آپکو مسلمان بتاتے ہیں، گورنمنٹی مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھواتے ہیں۔ لہٰذا شرعاً یہ منافقین بھی ہیں۔ اور منافقین احکامِ آخرت میں جملہ شیاطین وکفار ومشرکین سے بد تر ہیں۔ مرتدین ومنافقین کے عقائدِ کفریہ واعتقاداتِ نفاقیہ کو جانتے ہوئے ان سے وِداد واتحاد منانا، محبت وموالات رچانا شرعاً حرام ہے۔ اس مسئلے کی بہترین تفصیل حضور پُر نور مرشدِ برحق امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولٰنا الشاہ عبد المصطفیٰ احمد رضا خانصاحب قبلہ فاضلِ بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب کامل النصاب مسمّٰی بنام تاریخی المحجۃ المؤتمنہ فی الاٰیۃ الممتحنۃ میں ملاحظہ ہو۔

صورتِ مستفسرہ میں اگر کسی مقام کے مسلمانانِ اہلِ سنّت اس قدر ظاہری قوت وجاہت، دنیوی شوکت واستطاعت رکھتے ہوں یا کوئی اور ایسی صورت ان کو میسّر ومتصور ہو کہ ان کو اس بات کا ظنِ غالب اور اس کی امیدِ واثق ہو کہ حملہ آور وفساد انگیز کفار ومشرکین کی شرارتوں وخباثتوں سے اپنے ایمان وجان وعیال اور اپنے ناموس واہل ومال کو بعون اللہ تبارک وتعالیٰ وبعونِ حبیبہٖ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بچالیں گے تو ان سُنّی مسلمانوں پر شرعاً فرض ہوگا کہ مرتدین ومنافقین کے ساتھ اتحاد واتفاق منانے، اُن کو اپنا دوست دیار بنانے سے قطعاً مجتنب ومحترز رہیں۔ اور خود اپنے ہی آپس

میں باہم متحد و متفق ہو کر کفار و مشرکین کے حملوں کو دفع کریں۔ اور ہر حال میں بھروسہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی پر رکھیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ؕ وَفِی الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُلْ لَھُمْ فَلْیَرْجِعُوْا فَاِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ وَفِی الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ۔"

اور اگر کسی مقام کے سنی مسلمانوں کو اس قدر قوت و شوکت و جماعت و استطاعت معاذ اللہ حاصل نہ ہو کہ وہ خود کو کفار و مشرکین کے حملوں سے محفوظ رکھ سکیں اور اس کی کوئی اور صورت بھی عیاذاً باللہ تعالیٰ ان کو میسر و متصور نہ ہو اور اس بنا پر معاذ اللہ ان کو ظن غالب ہو کہ کفار و مشرکین کے حملوں سے محفوظ نہیں رہیں گے تو اس صورت میں اگرچہ اس مقام کے مسلمانان اہلسنت مضطر ہوں گے لیکن مرتدین و منافقین پر قلبی اعتماد کرنا ان کو اپنا مخلص دوست سچا مددگار سمجھنا تو بہرحال حرام ہی رہے گا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ ـــــ ایسی حالت مجبوری و اضطرار میں ان مرتدین و منافقین سے بھی کفار و مشرکین کے حملوں کی مدافعت کا کام لے سکتے ہیں ایسے ہی مقام ضرورت شرعیہ میں ایسی ہی حالت مخمصہ میں انھیں مضطر مسلمانان اہلسنت کو جب کہ تمام امیدیں منقطع ہوں اور قتل و غارت و بربادی و ہلاکت متعین ان مرتدین و منافقین سے بھی مدافعت کفار و مشرکین کا کام لینے میں حرج نہیں کہ ڈوبتا سوار پکڑتا ہے۔ مرتدین و منافقین بدخواہی کریں گے یہی نہ کہ ہلاک کردیں گے ہلاک ہونا تو ایسے ہی معلوم ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ لیکن ایسی حالت میں بھی یہ حکم رخصت ہی ہوگا حکم عزیمت پھر بھی یہی رہے گا کہ ارشاد قرآنی لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا پر سچا اور کامل ایمان و یقین رکھتے ہوئے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پر پورا اعتماد کرتے ہوئے خود ہی جس طرح بن پڑے جس قدر

ہو سکے کفار و مشرکین کے حملوں کو دفع کرنے کی سعی و کوشش فرمائیں اور ایسی حالت میں بھی ان مرتدین و منافقین کو اپنی نصرت و حمایت کیلئے ہرگز نہ بلائیں۔ معاذ اللہ جو قرآن عظیم کو جھٹلائے وہ مشرک یا مرتد کو قتل و ہلاک سے نجات دینے والا مخلص و مددگار اور اپنا دلی خیر خواہ سمجھے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مرتدین و منافقین کے بھی بچوں اور ان کی بھی عورتوں کو قتل و ہلاک سے بچانا یعنی استطاعت ہوتے ہوئے ان کو قتل و ہلاک سے بچانے کی کوشش کرنا شرعاً جائز ہے۔ کیونکہ حربی کفار و مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں پر بھی جہاد و قتال شرعاً جائز نہیں ہے، بلا وجہ شرعی ان کو مارنا پیٹنا قتل کرنا جلانا ہرگز جائز نہیں۔ قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً o فَنَفْسُ النَّصِّ اِبْتِدَاءً لَمْ یَتَعَلَّقْ بِاَھْلِ الذِّمَّۃِ وَالْمُعَاھِدِیْنَ وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ لِاَنَّہٗ مُقَیَّدٌ بِمَنْ حَیْثُ یُقَاتِلُ وَیُحَارِبُ۔

البتہ کھلے ہوئے کفار و مشرکین جو مسلمان کہلانے والے کلمہ گو مرتدین و منافقین کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں اسی بنا پر اگر وہ کفر و اسلام کی جنگ میں سنی مسلمانوں پر حملہ کرنے سے پہلے ان مرتدوں منافقوں پر حملہ آور ہوں تو اگر کسی مقام کے سنی مسلمانوں کو اس قدر قوت و طاقت و شوکت و جمعیت حاصل ہے کہ اُن مرتدین و منافقین کے ختم ہو جانے کے بعد بھی ان کفار و مشرکین کے حملوں سے اپنے ایمان و جان و عیال و ناموس و اہل مال کو بعونہ تعالےٰ و بعون حبیبہ علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بچالیں گے تو ان کو کفار و مشرکین اور مرتدین و منافقین کی اس باہمی جنگ میں کسی طرف دخل دینے کی شرعاً ہرگز ضرورت نہیں۔ وَکَفَی اللہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ۔

اور اگر کسی مقام کے مسلمانان اہل سنت کو نہ تو اس قدر طاقت و جماعت حاصل ہو اور نہ کفار و مشرکین کے حملوں سے محفوظ رہنے کی کوئی اور صورت ہی بن پڑے تو ایسے وقت مرتدین و منافقین سے قطعاً قطع نظر کرتے ہوئے اپنے ایمان و ناموس و عیال و جان و اہل مال کو کفار و مشرکین کے حملوں سے بچانے کیلئے خود اپنے طور پر بھی سعی کریں۔ فی الحدیث عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی۔ (مشکوٰۃ شریف)

لیکن خوب یاد رہے کہ ان احکام کی شرط یہی ہے کہ وہ جنگ کفر و اسلام ہی کی جنگ ہو، مظلم لیگ و کانگریس کی جنگ نہ ہو، نام نہاد پاکستان اور سوراج کی جنگ نہ ہو، اس کا ثبوت اسی طرح ہوگا کہ مسلمانان

اہلسنت ان احکام شرعیہ کے مطابق جو حضور پُر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوائے مبارکہ اَلدَّلَائِلُ الْقَاهِرَة عَلَى الْكَفَرَةِ النَّيَاشِرَة میں قرآن عظیم وحدیث حمید سے بیان فرمائے گئے ہیں مسلم لیگ وخاکسار وکانگریس واحرار اور نام نہاد مؤمن کانفرنس اور لیگ کے اصول ومقاصد کی فیصدی حامی نام نہاد سنی کانفرنس اور مرتد ابوالاعلیٰ مودودی کی نام نہاد جماعت اسلامی اور مرتد چمن بسویشور صدیق دیندار کی نام نہاد دیندار پارٹی وغیرہا تمام مجالس کفار وجماعات اشرار سے کھلم کھلا تحریرًا وتقریرًا فعلاً وقولاً ہر طرح اپنی بیزاری کا اظہار اور کانگریس کے مطالبۂ سوراج مسلم لیگ کے مطالبۂ تقسیم مرتد مودودی کے نام نہاد مطالبۂ حکومت الٰہیہ سے اپنی تبری کا اعلان وانکشاف وآشکار کریں اس کے بعد بھی اگر کفار ومشرکین ان پر حملہ کرنے سے باز نہ آئیں تو اب متعین ہو جائیگا کہ جنگ کفر واسلام ہی کی جنگ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

یہ بھی خوب یاد رہے کہ کانگریس کے مطالبۂ سوراج یا مسلم لیگ کے مطالبۂ تقسیم، یا مرتد مودودی کے مطالبۂ حکومت الٰہیہ کی حقیقت سمجھتے بوجھتے ہوئے بھی کہ اول کا مقصد اعدام مسلمین۔ دوم کا مآل افنائے سنیت سوم کا مقصود قیام حکومت وہابیت ہے۔ اس کی عملاً قولاً کسی طرح بھی امداد کرنا حرام ہے۔ اور اس کا اصل مقصد جانتے ہوئے بھی جو شخص اس کی حمایت کرتا ہوا مارا جائے گا وہ حرام موت مرے گا۔

یہ بھی خوب یاد رہے کہ ضرورت ومخمصہ کے ماتحت جو احکام شرعیہ دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز عام نہیں ہوتے بلکہ صرف مقام ضرورت ووقت ضرورت وقدر ضرورت واہل ضرورت ہی پر مقتصر رہتے ہیں، یہ ہرگز ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ نام نہاد آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر وناظم کی طرح بعض مقامات پر نام نہاد ضرورت شرعیہ کا ادعا کر کے ہندوستان بھر کے بھولے بھالے سیدھے سادھے سنی مسلمانوں کو حمایت لیگ کی سنیت سوز آگ میں جھونک دیا جائے، اسلام سوز والحاد افروز پاکستان کی اصل نیچریانہ وزندیقانہ شکل وصورت پر خلافت صدیقیہ وخلافت فاروقیہ وامامت عثمانیہ وامارت حیدریہ کا پرتو اور اسلامی شرعی فقہی پاکستان وغیرہا الفاظ کا پردہ ڈال کر سنی مسلمانوں کے ناموس وجان واہل وعیال ومال کو اس پر بھینٹ چڑھا دیا جائے۔ والعیاذ باللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ۔

اور جبکہ بقول سائل اِس دور پر فتن میں مخالفین اسلام خصوصاً ہندو و سکھ و دیگر اقوام آریہ وغیرہ مسلمانوں کی جان ومال اور ان کے خون کے پیاسے ہیں اور اسلام کے مقابلے میں آ کر جگہ جگہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں، مسلمانوں کے نام ونشان کو معاذ اللہ اپنے خیالِ باطل کی رو سے مٹانے کی امنگ میں مسلمانوں پر چڑھائی کر دیتے ہیں اور وہ ہر اُس مدعی اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں جو کہ اسلام کا دعویٰ کرے، تو اب منافقین و مرتدین کو اپنی نصرت و حمایت کیلئے بلانے کا اور کفار و مشرکین کے حملوں سے اپنی حفاظت کیلئے اُن مرتدوں منافقوں کو اپنے ساتھ ملانے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ جب ہر شخص ایک ہی بلا میں مبتلا ہے تو ہر ایک مجبوراً خود ہی اپنی حفاظت کی تدابیر کرے گا۔

مسلمانانِ اہلسنّت باہم متحد و متفق ہو کر کفار و مشرکین کے حملوں سے اپنی حفاظت کریں۔ اور مرتدین منافقین کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ کفار و مشرکین کا ان پر حملہ ان کو خود ہی اپنی مدافعت کے لئے تیار کر دے گا۔ واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

جواب سوال دوم:

جوابِ سوالِ اول میں گزرا کہ حربی کفار و مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں پر بھی جہاد و قتال شرعاً جائز نہیں، بلا وجہ شرعی ان کو بھی مارنا پیٹنا قتل کرنا جلانا ہرگز جائز نہیں۔ اسی طرح ان کی عورتوں کے ساتھ بھی معاذ اللہ زنا حرام قطعی ہے۔ قَالَ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَاءَ سَبِیْلًا ۝ اور جس قدر باتیں شرعاً منکر و ناجائز ہیں ان کو اگر ہو سکے تو اپنے ہاتھ سے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے قلب سے اس کو مٹانے کی سعی کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اور کفار و مشرکین کے محلوں میں جو قلیل التعداد مسلمان رہتے ہوں ان کو کافروں مشرکوں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کیلئے مسلمانوں کا اپنی آبادی کے قلیل التعداد کفار و مشرکین کو بطور یرغمال اپنی پناہ اور اپنے قبضہ میں محفوظ رکھنا بھی بلاشبہ جائز ہے۔ البتہ مقاتلین و محاربین فی الدین کو اپنی پناہ میں لینا مظاہرت علیٰ قتل اہل الاسلام وعلیٰ اخراج المسلمین ہے جو شرعاً حرام قطعی ہے۔ وہ سب کے سب کفار و مشرکین کے مددگار، مسلمانوں کے دشمن خونخوار، مستحق غضب جبّار سزاوار عذاب نار اشد فسّاق و فجار ہیں۔ ان میں سے جو ایسا کرتے ہوئے مارے گئے وہ حرام موت مرے اور جو زندہ

ہیں ان پر تو بہ فرض قطعی ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

جواب سوال سوم؛

اس سوال کا جواب، جواب سوالِ اول سے واضح ولائح ہے۔ بحکم قرآن عظیم یہ منافقین مرتدین بھی ان کھلے ہوئے کفار ومشرکین ہی کی طرح مسلمانانِ اہلسنت کے دین وایمان وناموس وجان کے دشمن ہیں۔ اُن کے وعدۂ حفاظت پر اعتماد کرنا، ان کو اپنا ولی، مخلص، یاور سمجھنا شرعًا حرام ہے اگر یہ اندیشہ ہو اور اکثر وبیشتر ضرور ایسا اندیشہ ہوتا ہے کہ ان کی پناہ میں چلے آنے کے سبب سُنّی مسلمانوں پر ان کا استعلاء واستیلا، ہوجائے اور ان کو ان سنی مسلمانوں سے کفار ومشرکین کے حملوں کی مدافعت کا کام استخدامًا لینے کا موقع ہاتھ آجائے یا معاذ اللہ ان کا یہ احسان ضعفائے مسلمین کے قلوب سے ان کے کفری اعتقادات ارتدادی معتقدات کی طرف سے نفرت مٹائے، دلوں میں ان کی دینی مذہبی محبت جمائے تو حالتِ اضطرار میں بھی سنی مسلمانوں کو ان کی پناہ میں آنا ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر اس اندیشہ سے قطعی طور پر امن ہو تو بحالتِ اضطرار اسی تفصیل مذکور کے ساتھ جب کہ تمام امیدیں منقطع ہوں اور قتل وہلاک متعین ہو اُن کے ساتھ ان کے محلے میں چلے جانے میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ سُنّی مسلمانوں کی کسی آبادی میں چلا جانا بھی متعذر ہو۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَکُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلَا رَسُوْلِہٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَۃً وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور ان جملہ مصائب وآفات سے قطعی یقینی طور پر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم محفوظ اور دنیا وآخرت میں کامیاب وکامراں وفائز ومفلح ہونے کا واحد ذریعہ صرف یہی ہے کہ مسلمانانِ اہلسنت ظاہر وباطن صورت وسیرت خلوت وجلوت میں ہر طرح اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکام وفرامین کی سچے دل سے اطاعت فرمانبرداری کریں۔ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جملہ دوستوں محبوبوں محبوں کے ساتھ محبت والفت رکھیں، اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جملہ دشمنوں سے قطعًا جدا وبیزار رہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوبِ اکرم وخلیفۂ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی

عزت و عظمت و محبت والفت پر اپنی جان دے دینے ہی کو اپنی دُنیوی زندگی کا اصل مقصود اور حیات سرمدی سمجھیں، اسلام و سنّیت پر اپنی موت کو اپنا محبوب بنالیں، زادِ راہِ آخرت ہونے کی حیثیت کے علاوہ ہر ایک حیثیت کی محبت دنیا کو اپنے دلوں سے نکالیں، دین سے آزاد اور شریعت سے بے قید نیچری و صلحکلی و کانگریسی و مسلم لیگی و خاکساری و احراری وغیرہم لیڈروں وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں قادیانیوں، چکڑالویوں، رافضیوں، خارجیوں وغیرہم گمراہ بدمذہب مرتد فرقوں کے مولویوں مبلغوں کی آوازوں شوروں پر ہرگز کان نہ دھریں۔ اللہ و رسول جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی محبت و تعظیم پر جئیں اسی پر مریں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تُطِعْ مِنْھُمْ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا ٥ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ٥ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ٥ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ٥ بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ٥ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ٥ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ واللہ تعالیٰ ھو الموفق لنا ولسائر اخواننا واخواتنا من اھل السنۃ والجماعۃ وھو تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی

مجددی لکھنوی غفرلہ، ولوالدیہ واہلہ واخوانہ واحبابہ ربہ العزیز القوی

محلہ بھورے خاں پیلی بھیت، یکشنبہ سوم رجب المرجب ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۴۷ء